فضائلِ صدقہ

احادیث کی روشنی میں

مدیر

عالمی روحانی اسکالر
الحاج سید محمد علی شاہ

پیشکش

شعبہ ریسرچ سنٹر
مرکز جامعہ نور القرآن
سیکٹر H-11 ناگن چورنگی، نارتھ کراچی

فضائلِ صدقہ احادیث کی روشنی میں

1. عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ:عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ. أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوفِ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان کے لیے صدقہ ضروری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اگر کوئی شخص اِس کی اِستطاعت نہ رکھے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام کرے، جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ضرورت مند اور

محتاج کی مدد کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: اگر ایسا نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے چاہیے کہ خیر کا حکم کرے یا فرمایا کہ نیکی کا حکم دے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ برائی سے رکا رہے کیونکہ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

(صحیح البخاري، کتاب الأدب، باب کل معروف صدقة، الحدیث: 5676، و صحیح المسلم في الصحیح، کتاب الزکاة، باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل من المعروف، الحدیث:1008)

2. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ،عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰہُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ. فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰہَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰی حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ. وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰہَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس روز اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا: عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں اسی محبتِ الٰہی کی حالت میں دونوں اکٹھے ہوں اور اسی کی خاطر جدا ہوں، وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت برائی کی دعوت دے مگر وہ یہ کہہ کر انکار کر دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، اور وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

(صحیح البخاري کتاب الجماعة والإمامة، باب من جلس في المسجد ینتظر الصلاة وفضل المساجد، الحدیث: 629، و صحیح المسلم في التصحیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل إخفاء الصدقة، الحدیث:1031)

3. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے، جو لوگوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو اس کا یہ عمل بھی صدقہ ہے۔

صحیح البخاري ، کتاب الصلح، باب فضل الإصلاح بین الناس والعدل بینھم، الحدیث:12560)

4. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْئٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ: يَا عَبْدَ اللهِ، هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَانِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِي يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ. وَقَالَ: هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے (اس کے عمل کے مطابق) جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا، (اُسے کہا جائے گا:) اے اللہ کے بندے! (اس دروازے سے داخل ہونا تمہارے لئے)

بہتر ہے۔ پس جو کوئی نمازیوں میں سے ہو گا، اسے باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہے اسے باب الجھاد سے، جو خیرات کرتا ہے اسے باب الصدقۃ سے اور جو روزے رکھے گا اسے باب الصیام اور باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ان دروازوں میں سے جس کو بھی بلایا جائے گا ایک خاص ضرورت اور سبب کے تحت بلایا جائے گا۔ پھر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے ابو بکر! مجھے یقین ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو۔

صحيح البخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لو كنت متخذًا خليلا، الحديث : 3466، وسنن النسائي كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، الحديث: 2439)

5. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ مال میں کچھ بھی کمی نہیں کرتا، بندے کے معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ ہی بلند فرماتا ہے۔"

(صحیح المسلم في الصحیح، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث: 2588، وسنن الدارمي، کتاب الزکاۃ، باب في فضل الصدقۃ، الحدیث:1676)

6. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ،

لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَي زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، عَلٰى زَانِيَةٍ؟ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَعَلٰى زَانِيَةٍ، وَعَلٰى غَنِيٍّ. فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰى سَارِقٍ: فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ: فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ: فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ، فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ کرنے کی غرض سے (رات کو) مال لے کر نکلا اور اس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ چور پر صدقہ کیا گیا ہے۔ تو وہ عرض گزار ہوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں ضرور پھر صدقہ دوں

گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور بدکار عورت کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ آج رات بدکار عورت پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں ضرور پھر صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگ باتیں کرنے لگے کہ غنی پر صدقہ کیا گیا ہے۔ تو اس نے کہا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، (افسوس کہ) چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر بیٹھا! پھر اُسے لایا گیا تو اس سے کہا گیا: تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے رک جائے اور بدکار عورت، شاید وہ بدکاری سے باز آجائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے لگے۔

(صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم، الحديث: 1355، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ثواب أجر المتصدق وإن وقعت الصدقة في أهلها، الحديث: 1022)

7. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ غِنيً، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد (بھی) خوشحالی قائم رہے (یعنی دوسروں کو دے کر خود خالی ہو کر نہ بیٹھ جاؤ)، اور اِبتداء ان لوگوں سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔

(صحيح البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب وجوب النفقة على الأهل والعيال، الحديث: 5041، وسنن أبوداود، كتاب الزكاة، باب الرجل يخرج من ماله، الحديث:1676)

8. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِکَ السَّحَابُ. فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَإِذَا

رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ، مَا اسْمُکَ؟ قَالَ: فُلَانٌ؛ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ. فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ، لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ. يَقُولُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِکَ. فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَآکُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص نے جنگل میں بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔ وہ بادل چل پڑا اور اس نے بجری والی زمین پر پانی برسایا، وہاں کے نالوں میں سے ایک نالہ بھر گیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے پیچھے گیا، وہاں ایک شخص باغ میں کھڑا ہوا اپنے پھاوڑے سے پانی کو اِدھر اُدھر کر رہا تھا، اس شخص نے باغ والے سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا

نام کیا ہے؟ اس نے اپنا وہی نام بتایا جو اس نے بادل سے سنا تھا، اس شخص نے پوچھا: اے بندئہ خدا! تم میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا: جس بادل نے اس باغ میں پانی برسایا ہے میں نے اس بادل سے یہ آواز سنی تھی: فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔ اس نے تمہارا نام لیا تھا، تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اب جب تم نے یہ بتایا ہے تو سنو! میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں، اس میں سے ایک تہائی کو میں صدقہ کرتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور باقی ایک تہائی کو میں اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔

صحیح المسلم في الصحیح، کتاب الزھد والرقائق، باب الصدقة في المساکین، الحدیث : 2984، وأحمد بن حنبل في المسند، الحدیث : (7928

9. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى

مِسْكِيْنٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِکَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِکَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تم نے غلام کی آزادی کے لئے خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تم نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا۔

(صحیح المسلم في الصحیح، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة علی العیال والمملوک وإثم من ضیعهم أو حبس نفقتهم عنهم، الحدیث: 995، وامام أحمد بن حنبل في المسند، الحدیث: 10177)

10. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ عَنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

(سنن الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصّدَقَةِ، الحديث: 664، وابن حبان في الصحيح، الحديث: 3309، والبيهقي في شعب الإيمان، الحديث: 3351)

11. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوْا إِلَى اللهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَبَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوْا، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، تُرْزَقُوْا، وَتُنْصَرُوْا، وَتُجْبَرُوْا، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هٰذَا، فِي يَوْمِي هٰذَا، فِي شَهْرِي هٰذَا، مِنْ عَامِي هٰذَا

إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا أَوْ جُحُوْدًا لَهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ شَمْلَهُ، وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ. أَلَا وَلَا صَلَاةَ لَهُ، وَلَا زَكَاةَ لَهُ، وَلَا حَجَّ لَهُ، وَلَا صَوْمَ لَهُ، وَلَا بِرَّ لَهُ، حَتّٰى يَتُوبَ، فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لو، اور (موت کی سختی میں) مشغول کر دیے جانے سے قبل اعمال صالحہ میں جلدی کر لو۔ کثرتِ ذکر سے اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق پیدا کرو، اسی طرح ظاہر و باہر اور پوشیدہ طور پر صدقہ کرو تو تمہیں رزق بھی دیا جائے گا اور تمہاری مدد بھی کی جائے گی۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ اس مقام، اس دن، اس مہینہ میں فرض کیا ہے اور اس سال سے تا قیامت فرض ہے۔ جس نے اس کی ادائیگی میری زندگی میں یا

میرے بعد ترک کر دی حالانکہ اس کے لیے امام موجود ہو چاہے وہ منصف ہو یا ظالم اسے حقیر جانتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو متحد نہیں کرے گا اور اس کے کام میں برکت نہ کرے گا۔ خبر دار! نہ تو اس کی نماز ہے نہ زکوٰۃ، نہ حج نہ روزہ اور نہ کوئی اور نیکی، یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔ پس جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فرض الجمعة، الحديث:1081)

12. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ، فَخَلَقَ الجِبَالَ، فَعَادَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الجِبَالِ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ! الْحَدِيدُ. قَالُوْا: يَا رَب! فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ! النَّارُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ

شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ! اَلْمَاءُ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ! اَلرِّيْحُ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ؟ قَالَ: نَعَمْ! ابْنُ آدَمَ، تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ ہلنے لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا، انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! آگ ہے۔ انہوں نے پھر پوچھا: اے پروردگار! تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! پانی ہے۔ پھر عرض کیا: اے رب!

تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! ہوا ہے۔ پوچھا: ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی مخلوق ہے؟ فرمایا: ہاں انسان ہے۔ وہ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔

(امام احمد بن حنبل في المسند، الحديث: 12275، وسنن الترمذي، کتاب تفسیر القرآن، باب، 5، الحديث: 3369)

13. عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: إِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ، وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوءِ، وَيُذْهِبُ اللّٰهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ.

ترجمہ: کثیر بن عبد اللہ المزنی اپنے والد گرامی کے واسطہ سے اپنے جد امجد (حضرت عمرو بن عوف) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا صدقہ

عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت کو روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تکبر و فخر کو ختم کر دیتے ہیں۔

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: 31)

14. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ.

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ برائی اور بدبختی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔

(المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: 4402)

15. عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولُ اللهِ، أَفْتِنَا عَنِ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ: إِنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ، لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ.

ترجمہ: حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں صدقہ کے متعلق بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے صدقہ کرتا ہے اس کے لئے یہ نار جہنم سے رکاوٹ ہے۔" اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:3449)

16. عَنْ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ، وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ.

ترجمہ: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اہلِ قبور سے گرمی کو ختم کرتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے تلے ہوگا۔" اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:787)

17. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ؟ قَالَ: أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ، وَعِنْدَ اللهِ الْمَزِيدُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سِرٌّ إِلٰى فَقِيْرٍ، وَجُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صدقہ کی کیا حقیقت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (یہ مال و دولت کو) کئی گنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بھی زیادہ. پھر عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی تنگ دست کو خفیہ صدقہ دینا اور مفلوک الحال آدمی کے خون پسینے کی کمائی۔

(امام احمد بن حنبل في المسند، الحديث:22644، والمعجم الكبير للطبرانی ،الحديث:7871)

18. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ.هُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تنگ دست کے خون پسینے کی کمائی کا صدقہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس سے شروع کر جس کی کفالت تیرے ذمہ ہے۔

(امام احمد بن حنبل في المسند، الحديث:8687، وسنن أبو داود، کتاب الزکاة، باب في الرخصة في ذلک، الحديث:1677)

19. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عِنْدِي دِيْنَارٌ. قَالَ: فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى

نَفْسِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰی وَلَدِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰی زَوْجَتِکَ، أَوْ زَوْجِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ عَلٰی خَادِمِکَ: قَالَ: عَنْدِي آخَرُ. قَالَ: أَنْتَ أَبْصَرُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے اوپر خرچ کر لو۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کرلو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کرلو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کرو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: جس کے لیے تم مناسب سمجھو (اس پر خرچ کرو)

(سنن ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب في صلۃ الرحم، الحدیث: 1691، و سنن النسائي ، کتاب الزکاۃ، باب تفسیر لک، الحدیث : 2535، والمستدرک للحاکم، الحدیث:1514)

20. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

ترجمہ: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو صدقات (کے برابر) ہے: ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔

(سنن الترمذي، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ علی مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَبَةِ، الحدیث : 2582، وسنن ابن ماجه في السنن، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الحدیث:1844)

21. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضى الله عنهما، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور ہر ایک کو سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

(صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، الحديث:12، و صحيح المسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، الحديث:39)

22. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدائے رحمن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام کرنے کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(سنن الترمذي، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في فضل إطعام الطعام، الحديث:1855)

23. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ إِنْسَانٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی پھل دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان یا مویشی کھاتے ہیں تو وہ اس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے۔

(صحیح البخاري، کتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس إذا أکل منه، الحدیث: 2195، و صحیح المسلم في الصحیح، کتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع، الحدیث: 1553)

24. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ.وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی پودا اُگاتا ہے تو اس درخت میں سے جو کچھ کھایا جائے وہ اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے، جو کچھ اس سے چوری ہو وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے، اور جو درندے کھالیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے، اور جو کچھ پرندے کھائیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے، اور

جو شخص اس میں سے کم کرے گا وہ اس کا صدقہ ہو جائے گا۔اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"وہ قیامت کے دن تک اس کے لئے صدقہ ہو گا۔

(صحیح المسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، الحدیث: 1552)

25. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰه يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰه يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰى عُرْيٍ، كَسَاهُ اللّٰه مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ.

ترجمہ:حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مومن کسی دوسرے مومن کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھانے کے لئے دے گا۔ جو مومن کسی

دوسرے مومن کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی شرابِ طہور پلائے گا، اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔

سنن أبو داود ، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، الحديث : 1682، وسنن الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب 18، الحديث: 2449)

26. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ.

ترجمہ: حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے جب تک کہ پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

(سنن الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة، باب 41، الحديث: 2484،والمعجم الكبير للطبراني في،الحديث:12591)

27. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : إِدْخَالُکَ السُّرُوْرَ عَلٰی مُؤْمِنٍ أَشْبَعْتَ جَوْعَتَهُ، أَوْ کَسَوْتَ عَرْيَهُ أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون کون سے اعمال سب سے افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل کام مومن کے لیے خوشی مہیا کرنا ہے۔ اس طرح کہ تو نے اس کی بھوک کو مٹا دیا یا اسے لباس پہنا دیا یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دی۔

(المعجم الأوسط للطبراني، 5/202، الرقم: 5081)

28. عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَقَالُوْا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. قَالُوْا: تَذَكَّرْ. قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي: أَنْ يُنْظِرُوْا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ. قَالَ: قَالَ اللهُ: تَجَوَّزُوْا عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی اُمتوں کا واقعہ ہے کہ فرشتوں نے ایک شخص کی روح قبض کی اور پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: یاد کرو۔ اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ تنگ دست کو مہلت دینا اور مالدار سے درگزر کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ u نے فرشتوں سے فرمایا: اس سے درگزر کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(صحيح البخاري ، كتاب البيوع، باب من أنظر موسرا، الحديث : 1971، و صحيح المسلم ، كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر، الحديث:1560)

29. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰه عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؛ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ وَاللّٰه فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے ایک مشکل دور کر دے گا، اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرما دے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ

پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔

(صحیح المسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، الحديث: 2699، وسنن أبو داود، كتاب الأدب، باب في المعونة للمسلم، الحديث: 4946)

30. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جبکہ اس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔“

(امام أحمد بن حنبل في المسند، الحديث: 8696، وسنن الترمذي، كتاب البيوع، باب ما جاء في أنظار المعسر والرفق به، الحديث: 1306)

31. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يَقُوْلُ بِيَدِهِ هٰكَذَا. فَأَوْمَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ. مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

ترجمہ: حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی طرف نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ ابو عبد الرحمن نے اپنے ہاتھ کے ساتھ زمین کی طرف اشارہ کیا: جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی تیز لُو سے بچائے گا۔

(امام أحمد بن حنبل في المسند، الحديث:3017)

32. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ترجمہ: حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو دو مرتبہ قرض دے دے تو گویا اُس نے ایک مرتبہ صدقہ دے دیا۔

(سنن ابن ماجه في السنن، كتاب الصدقات، باب القرض، الحديث: 2430)

33. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ:مَنْ أَرَادَ أَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُهُ وَأَنْ تُكْشَفَ كُرْبَتُهُ فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ.

ترجمہ: حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ اس

کی دعا قبول کی جائے اور اس کی مشکلات دور کی جائیں تو اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست (مقروض) کے لیے آسانی پیدا کرے۔“

(امام أحمد بن حنبل في المسند، الحديث: 4749، و امام عبد بن حميد في المسند، الحديث: 826)

34. عَنْ أَبِي الْيَسَرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُظِلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا أَوْ لِيَضَعْ لَهُ.

ترجمہ: صحابیِ رسول حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) اسے اپنے سائے میں لے، تو اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔

(سنن ابن ماجه في السنن، كتاب الصدقة، باب إنظار المعسر، الحديث: 2419، والمعجم الكبير للطبراني في، الحديث: 376)

35. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا: اَلصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا: وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَا بَالُ الْقَرْضِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ؟ قَالَ: لِأَنَّ السَّائِلَ يَسْأَلُ وَعِنْدَهُ، وَالْمُسْتَقْرِضُ لَا يَسْتَقْرِضُ إِلَّا مِنْ حَاجَةٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! قرض دینا صدقہ سے افضل کیوں ہے؟ جبرائیل نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات بھیک مانگنے والے کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے پھر بھی وہ بھیک مانگتا ہے، جبکہ قرض مانگنے والا بغیر حاجت کے قرض نہیں مانگتا۔

(سنن ماجه، كتاب الصدقات، باب القرض، الحديث: 2431، والمعجم الأوسط للطبراني في، الحديث: 6719)

36. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل منقطع نہیں ہوتے: صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔

(صحیح المسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الإنسان من الثواب بعد وفاتہ الحدیث: 1631، وامام أحمد بن حنبل فی المسند، الحدیث:

8831، وأبو داود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء في الصدقة عن الميت، الحديث:2880)

37. عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: میری والدہ ماجدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ گفتگو کر سکتیں تو صدقہ دیتیں، اب اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔

(صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب مَوْتِ الفجأة البغتة، الحديث: 1322، و صحيح المسلم، كتاب الزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت، الحديث:1004)

38. عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ: فَحفَرَ بِئْرًا. وَقَالَ: هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ.

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! سعد کی ماں (یعنی میری والدہ محترمہ) کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا: یہ کنواں اُمِ سعد کے لیے ہے۔

(سنن أبو داود ، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء،الحديث : 1681)

39. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّ.هُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِکٍ يَقُولُ: کَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَکَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَکَانَ رَسُولُ اللهِ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ

مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰه، إِنَّ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰه فَضَعْهَا، يَا رَسُولَ اللّٰه، حَيْثُ أَرَاکَ اللّٰهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه: بَخْ، ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ. وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ. فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰه. فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انہیں اپنے سارے باغات میں بیر حاء زیادہ پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا صاف پانی

نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت (تم ہر گز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو) نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:(تم ہر گز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو) اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیر حاء باغ سب سے زیادہ پیارا ہے، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے میری طرف سے صدقہ ہے، اللہ کے ہاں اس کے ثواب اور ذخیرے کی امید رکھتا ہوں۔ پس یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شاباش! یہ سودا تو مفید اور نفع بخش ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرے خیال میں یہ اپنے قرابت داروں میں بانٹ دو تو بہتر ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! میں

اسی طرح کر دوں گا۔ پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

(صحيح البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الأقارب، الحديث : 1392، و صحيح المسلم ، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين، الحديث:998)

40. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوْدُکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ أُطْعِمُکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَسْقِيکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟

قَالَ: اسْتَسْقَاکَ عَبْدِي فُ.لَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّکَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِي.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ u فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہیں کی! وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا! وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا حالانکہ تو رب العالمین ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اگر تو اسے کھانا کھلا دیتا تو اُسے میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا

حالانکہ تو رب العالمین ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے پاس پاتا۔

(صحيح المسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، الحديث: 2569، و صحيح لابن حبان في الصحيح، الحديث: 269)

41. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد اس کی نیکیوں اور اعمال میں سے جو چیزیں اسے نفع دیتی ہیں: ایک تو ان میں سے علم ہے جس کی وہ تعلیم دے اور پھیلائے، دوسرا نیک بیٹا ہے جسے

وہ چھوڑ کر مرا ہو، تیسرا قرآن ہے کہ اس نے کسی کو اس کا وارث بنایا ہو، چوتھی مسجد ہے جس کی اس نے تعمیر کی ہو، پانچواں وہ مکان ہے جو اس نے مسافروں کے قیام کے لیے بنایا ہو، چھٹی وہ نہر ہے جو اس نے جاری کی ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنی زندگی میں اور بحالتِ صحت اللہ کی راہ میں دیا ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو موت کے بعد بھی اس سے ملتی رہتی ہیں۔

(سنن ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، الحديث:242،وابن خزيمة في الصحيح، الحديث:2490)